ہی نازل ہوتا ہے جو کام کر رہا ہے۔ پس ایک مدت تک ایسا ہی ہوتا رہتا ہے اور اگر اس برگزیدہ پر بشریت کے تقاضا سے کچھ قبض طاری ہو تو خدا تعالیٰ اس کو ان الفاظ سے تسلی دیتا ہے کہ صبر کر جیسا کہ پہلوں نے صبر کیا اور فرماتا ہے کہ میں تیرے ساتھ ہوں سنتا ہوں اور دیکھتا ہوں پس وہ صبر کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ امر مقدر اپنے مدت مقررہ تک پہنچ جاتا ہے تب غیرت الٰہی اس غریب کیلئے جوش مارتی ہے۔ اور ایک ہی تجلی میں اعدا کو پاش پاش کر دیتی ہے سو اول نوبت دشمنوں کی ہوتی ہے اور اخیر میں اس کی نوبت آتی ہے اسی طرح خداوند کریم نے بارہا مجھے سمجھایا کہ ہنسی ہوگی اور ٹھٹھا ہوگا اور لعنتیں کرینگے اور بہت ستائیں گے لیکن آخر نصرت الٰہی تیرے شامل ہوگی اور خدا دشمنوں کو مغلوب اور شرمندہ کریگا چنانچہ براہین احمدیہ میں بھی بہت سا حصہ الہامات کا انہی پیشگوئیوں کو تبلا رہا ہے اور مکاشفات بھی یہی تبلا رہے ہیں۔ چنانچہ ایک کشف میں میں نے دیکھا کہ ایک فرشتہ میرے سامنے آیا اور وہ کہتا ہے کہ لوگ پھرتے جاتے ہیں۔ تب میں نے اس کو کہا کہ تم کہاں سے آئے۔ تو اس نے عربی زبان میں جواب دیا اور کہا کہ جئت من حضرة الوتر۔ یعنی میں اس کی طرف سے آیا ہوں جو اکیلا ہے۔ تب میں اس کو ایک طرف خلوت میں لے گیا اور میں نے کہا کہ لوگ پھرتے جاتے ہیں۔ مگر کیا تم بھی پھر گئے تو اس نے کہا کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں۔ تب میں اس حالت سے منتقل ہو گیا۔ لیکن یہ سب امور درمیانی ہیں اور جو خاتمہ امر مقدر ہو چکا ہے وہ یہی ہے کہ بار بار کے الہامات اور مکاشفات سے جو ہزارہا تک پہنچ گئے ہیں۔ اور آفتاب کی طرح روشن ہیں۔ خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ میں آخرکار تجھے فتح دوں گا۔ اور ہر ایک الزام سے تیری بریت ظاہر کر دونگا اور تجھے غلبہ ہوگا اور تیری جماعت قیامت تک اپنے مخالفوں پر غالب رہیگی اور فرمایا کہ میں زور آور حملوں سے تیری سچائی ظاہر کرونگا اور یاد رہے کہ یہ الہامات اسواسطے نہیں لکھے گئے کہ ابھی کوئی ان کو قبول کرے بلکہ اسواسطے کہ ہر ایک چیز کے لئے ایک موسم اور وقت ہے۔ پس جب ان الہامات کے ظہور کا وقت آئیگا اس وقت یہ تحریر مستعد دلوں کیلئے زیادہ تر ایمان اور تسلی اور یقین کا موجب ہوگی۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔

البلاغ من الشاہد الی الغائب

ذیل میں حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ کے چند وصایا اور نصائح کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔ جو میرے محترم بھائی منشی فرزند علی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک ارشاد کی تعمیل میں بغرض اندراج دیا ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ حضرت کے ان وصایا کو بہتوں نے سنا اور یہ جوش مکرمی منشی فرزند علی صاحب ہی کو خدا نے دیا کہ وہ اس ارشاد کی تعمیل کریں۔

میں منشی صاحب کا از بس شکر گذار ہوں اور ان کے لئے دعا کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک ایسے فرض کو ادا کر دیا ہے جو اس جلسہ میں سننے والوں میں سب کے ذمہ تھا اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

۲۷ مارچ ۱۹۱۰ء کی صبح کو جو سالانہ جلسہ دارالامان کا آخری روز تھا حضرت خلیفۃ المسیح نے مسجد مبارک میں نماز کے بعد جماعت کو چند نصائح کیں اور حکم دیا کہ شاہد غایب کو اطلاع دے۔ اس حکم کی تعمیل میں میں آپکی تقریر کا خلاصہ بھیجتا ہوں تاکہ آپ اسے اخبار میں شائع کر کے جماعت تک پہونچائیں۔

حضرت نے فرمایا۔ عمر کا اعتبار نہیں۔ اگلے سالانہ جلسے تک معلوم نہیں۔ ہم میں سے کون رہے کون نہ رہے۔ اور تم میں سے جو زندہ رہے وہ آیندہ جلسے پر آئیں یا نہ آئیں۔ اس لئے میں تمہیں چند باتیں بطور وصیت کے کہنا چاہتا ہوں جو لوگ موجود ہیں۔ توجہ سے سنیں اور دوسروں کو پہونچائیں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو مضبوطی سے پکڑو۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں اسماء میں صفات میں کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یا ایھا الناس انتم الفقراء الی اللہ واللہ ھو الغنی الحمید۔ یعنی اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ اور تم سب محتاج ہو۔ دعا اور استغفار کثرت سے کرو۔ استغفار سے ہر ایک قسم کی حاجت براری ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ نوح میں نوح علیہ السلام کی زبانی فرماتا ہے۔

فقلت استغفروا ربکم انہ کان غفارا۔ یرسل السماء علیکم مدرارا۔ ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنت ویجعل لکم انھارا۔

یعنی استغفار کرنے سے اللہ تعالیٰ بارش برسائیگا اور تمہیں مال اولاد دیگا۔ باغ اگائیگا اور تمہارے لئے نہریں جاری کریگا۔ جماعت کو چاہئے کہ درود شریف استغفار اور الحمد شریف کا کثرت سے وظیفہ رکھیں۔ فرمایا کہ میں نے سنا ہے۔ کہ باہر مہمانوں کے کیمپ میں ایک وقت کئی کئی جماعتیں ہوتی رہیں۔ مجھے اس کا بہت رنج ہوا اگر منتظمین مجھ سے پوچھتے۔ تو میں انہیں اس کے متعلق نہایت عمدہ مشورہ دیتا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقتدیوں کو صفوں کی درستی کی خاص تاکید فرمایا کرتے تھے۔ میں خوف کرتا ہوں۔ کہ جہاں تمہارے پاؤں ایک دوسرے سے آگے پیچھے ہو جاتے ہیں۔ دلوں میں بھی ایسا اختلاف پیدا ہو جائے

قرآن کو پڑھو تقویٰ پر غور کرو۔ سنتے او سچ جہاں جہاں جماعت ہے۔ وہاں مسجد ہونی چاہئے اگر مسجد نہیں تو چبوترہ ہی سہی۔ بہرحال نماز با جماعت ادا کرنے کا التزام ہونا چاہئے۔ جو شخص جماعت سے الگ رہتا ہے۔ اسکی مثال اس بکری کی سی ہے۔ جو ریوڑ سے الگ ہو جائے وہ زیادہ خطرے میں ہوتی ہے بعض لوگ میرے پاس شکایت کرتے ہیں کہ میں فلاں جگہ تنہا ہوں۔ جماعت نہیں۔ فرمایا۔ مومن اپنے اندر ایک جذب رکھتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ تنہا نہیں رہ سکتا۔ دنیا کماؤ مگر حلال طریقوں سے۔ نمازوں کو ہلاک نہ کرو۔ عورتوں کے ساتھ نیک برتاؤ کرو۔ والدین اور اعزا و اقارب سے نیک سلوک کرو۔ نیک نمونوں کی تقلید کرو برے نمونوں کو چھوڑ دو۔ قادیان والوں کو چاہئے کہ مہمانوں کو نیک نمونہ دکھائیں۔ فرمایا۔ امام اعظم رح ایک روز بارش اور کیچڑ میں جا رہے تھے۔ ایک

لڑکے کو بھاگتے ہوئے دیکھکر فرمایا۔ میاں لڑکے کیچڑ ہے ۔ ۔ رہیو کہیں گر نہ پڑنا اس نے جواب دیا میں گرونگا۔ تو چوٹ صرف مجھے ہی لگیگی۔ مگر ابو حنیفہ تم سنبھلکر چلنا تمہارے گرنے سے لاکھوں مخلوقات خدا تمہارے ساتھ گریگی۔ فرمایا میں تمہارے لئے دعا کیا کرتا ہوں تم میرے لئے دعا کیا کرو۔ آخر میں پھر لاالہ کلاسے رابطہ قائم رکہنے کی تاکید فرمائی اور کہا دیکھو میں نے یہ وصیت کر کے انبیاء علیہم السلام کی سنت ولا نعبد الا اللہ والی پوری کر دی ہے۔

فرزند علی عفی عنہ سکرٹری انجمن احمدیہ فیروز پور

مدرسہ الہیات کانپور

کانپور میں جو مدرسہ الہیات قائم کیا گیا ہے۔ اس کی غرض اشاعت وحفاظت اسلام ہے اور اسی مقصد کے لئے وہ طلباء کو طیار کر رہے ہیں۔ مدرسہ مذکور کی طرف سے دو ٹریکٹ شائع ہو چکے ہیں دوسرا ٹریکٹ اصول ازدواج یہ میرے پاس بغرض ریویو بھیجا گیا ہے۔ میں اسے پڑھکر اس پر انشاء اللہ ریویو کروں گا۔

میں اس قسم کے مدرسوں اور انجمنوں کی ضرورت کو عرصہ سے محسوس کرتا ہوں۔

اور یہ امر میں نے حضرت خلیفۃ المسیح اشاعت وحفاظت اسلام کے کام میں ہمیشہ مدد دینے کے لئے آمادہ رہتے ہیں۔ باوجودیکہ یہ کام یہاں جو نہایت عمدگی سے ہو رہا ہے۔ مگر حضرت چونکہ نفس اشاعت وحفاظت اسلام کے کام سے سچی ہمدردی رکھتے ہیں۔ اس لئے جہاں کہیں بھی ہو۔ اور اسے کوئی بھی کر رہا ہو۔ حضرت اپنا نیک مشورہ دینے کے علاوہ ہر قسم کی مدد دینے کو خدا کے فضل سے آمادہ رہتے ہیں۔ مدرسہ مذکور کے سکرٹری کو حضرت خلیفۃ المسیح نے نصاب وغیرہ کے متعلق اپنی بیماری کے ایام میں عمدہ مشورے دینے سے دریغ نہ فرمایا۔ اور ایک معقول رقم بھی آپ نے اشاعت اسلام کے کام کے لئے بھیجی۔ اور آئندہ ہر طرح طیار اگر یہ روح دوسرے مسلمانوں میں پیدا ہو جائے تو انکی بگڑی ہوئی بن جاوے۔ اور پھر یہ کام جو حضرت خلیفۃ المسیح کر رہے ہیں۔ اگر میں اسکا آج ذکر نہ کرتا تو شاید دنیا کو معلوم بھی نہ ہوتا۔ اس لئے کہ آپ کی غرض اعلان و نمائش نہیں مگر میں نے اس کا ذکر صرف اس لئے ضروری سمجھا کہ اس طریق پر عام مسلمانوں میں غرض مشترک کے لئے ملکر کام کرنے کی ضرورت پیدا ہوتی ہے پس اشاعت وحفاظت اسلام کا کام ایک ایسا کام ہے جو ہمارا مقصد اور اہم فرض اسوقت ہونا چاہیئے * بات یہ ہے کہ آپکے طرز عمل میں عجیب دیکھا ہے جو ہمارے سلسلہ کی اصل غرض اور مقصد کو ظاہر کر رہا ہے۔

دارالامان کا ہفتہ

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی اور آپ کے خاندان کے تمام ممبر اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے تندرست ہیں۔ حضرت قوم کی اندرونی اصلاح اور بہلائی کے کام میں خصوصیت سے دعاؤں اور امر بالمعروف کے ذریعہ مصروف ہیں۔ اس میں زیادہ انہماک اور توجہ کے پیدا ہونے کی ایک خاص تحریک بھی ہے حضرت نے کسی خاص شخص کو نصیحت کرنی چاہی تھی۔ اسپر اللہ تعالےٰ نے آپکو آگاہ فرمایا کہ تم مجھے کہو اور عام طور پر امر بالمعروف کرو اللہ تعالیٰ کے اس ایما میں قبولیت دعا کی خوشبو آتی ہے۔ اس اشارہ کو پاکر حضرت کے دعاؤں کی طرف اور بھی توجہ بڑھ گئی ہے۔ خدا کرے کہ اسکی دعائیں ہمارے حق میں بارور ہوں۔ آمین

قرآن مجید کے آجکل تین درس باہر ہو رہے ہیں۔ وہ فجر کی نماز کے بعد اور ایک حسب معمول بعد عصر بخاری شریف کا بھی ایک درس بین الظہر والعصر ہوتا ہے اور مثنوی بھی حضرت صاحبزادہ صاحب پڑھتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اس بہرخیروجود کو نافع الناس ہے بہت دیر تک تربیت قوم کا ذریعہ بنا دے۔ آمین۔

۲۔ حضرت صاحبزادہ صاحب بشیر الدین محمود احمد سلمہ اللہ حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کی زیر تربیت قوم کی بہترین امید ہو کر نشو ونما پا رہے ہیں۔ اور جیسا کہ خدا تعالےٰ نے ان کے متعلق حضرت مسیح موعود مغفور کو وعدہ دیا تھا۔ اپنے کاموں سے اولوالعزم ثابت ہو رہے ہیں۔ اللہم زدفزد۔

۳۔ مدرسہ تعلیم الاسلام میں طلبا کثرت سے آرہے ہیں اور خدا کا شکر ہے کہ ہر پہلو سے ترقی کے آثار ہیں بورڈنگ کے انتظام میں جو ٹیوٹوریل سسٹم قائم کیا گیا ہے وہ نہایت مفید ثابت ہو رہا ہے۔ بورڈنگ اور مدرسہ میں اب جگہ کی کمی ۔ طور پر محسوس ہو رہی ہے اس لئے باہر بورڈنگ کی عمارت کی تکمیل کے لئے تعمیر فنڈ کے موعودہ چندوں کو ادا کرنے کے لئے احباب کو توجہ کرنی چاہیئے۔

۴۔ مدرسہ احمدیہ عربیہ کی نگرانی اور عمدہ انتظام کے لئے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب قبلہ سلمہ اللہ الاحد مدرسہ احمدیہ کے انسپکٹر مقرر ہوئے ہیں۔ صاحبزادہ صاحب کی توجہ مدرسہ احمدیہ کے لئے نہایت مفید اور مبارک ثابت ہونے کی خدا کے فضل سے امید ہے۔

انجمن مسلمان راجپوتان ہند کا کام

انجمن مسلمان راجپوتان کی تبلیغ کا کام شروع ہو گیا ہے جیسا کہ پہلے اطلاع دی گئی ہے حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی نے نو مسلم راجپوتوں میں ٹریکٹ شائع کرنیکا انتظام کر دیا ہے انجمن کے پریسیڈنٹ چودہری غلام احمد خانصاحب رئیس کاٹھ گڑھ نے ابھی ابھی اور چودہری غلام احمد خانصاحب ساکن کریام جمع کر کے لائے ہیں۔ راجپوت بھائیوں کو اس بارہ میں مزید توجہ سے کام لینا چاہیئے۔ انجمن مذکور کے متعلق ہر قسم کی خط وکتابت چودہری مولا بخش بھٹی احمدی سیالکوٹ کے نام ہو اور ہر قسم کا چندہ حضرت خلیفۃ المسیح کے نام قادیان آنا چاہیئے۔

(والفخر والسلام علی من اتبع الھدیٰ)"

ان تصریحات وعبارات کے علاوہ آپ کی کتاب کا کوئی ورق وصفحہ بلکہ سطر ولفظ ایسا نہیں ہے جس سے نبوت محمدی اور حقانیت قرآن کا ثبوت مقصود نہ ہو جن لوگوں نے کتاب نہیں دیکھی اور بن دیکھے آپ پر دعویٰ پیغمبری کا بہتان باندھا ہے وہ آپ کی کتاب کا پورا نام "البراھین الاحمدیہ علی حقیہ کتاب اللہ القرآن والنبوۃ المحمدیۃ" ہی کسی سے سنیں تو انکو اپنے گمان کا بہتان ہونا ثابت ہوجائے اور بخوبی معلوم ہو کہ اس کتاب کی تصنیف سے مؤلف کا مقصود یہی ہے کہ قرآن خدا کا کلام برحق اور آنحضرت اس کے رسولؐ ہیں جس کے ساتھ دعوئے نبوت کا امکان نہیں رہتا۔

اسکے سوا مؤلف کا شبانروزی عمل وقول دیکھنا چاہیے کہ وہ کلمہ کس نبی کا پڑھتے ہیں۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتے ہیں یا لا الہ الا غلام احمد نبی اللہ نماز کس دین کے مطابق پڑھتے ہیں۔ منہ کس قبلے کی طرف کرتے ہیں۔ حلال۔ حرام وغیرہ احکام میں کس کتاب کے پابند ہیں۔ اپنے الہامات وکرامات سے کیا نتیجہ نکالتے ہیں۔ اُن سے اپنی نبوت ثابت کرتے ہیں۔ یا آنحضرت کی نبوت عام لوگوں کو (جن میں بڑے بڑے پادری پنڈت برہمو آریہ راجگان وسرداران غیر مذہب داخل ہیں) جو بڑے مبارزانہ وبہادرانہ تحدی سے دعویٰ کرتے ہیں۔ تو کس مذہب کی دعوت کرتے ہیں۔ مذہب اسلام کی یا اپنے مذہب احمدی یا میرزائی کی۔

ان تصریحات ودلائل سے کس وناکس کو بشرطیکہ اس کا دل تعصب ونفسانیت سے سیاہ نہ ہوگیا ہو یقین ہوگا کہ انکو اپنی نبوت کا ہرگز ہرگز دعوے نہیں ان کے ہر ایک دعوی رکارروائی کا اصل اصول اثبات نبوت محمدیہ ہے وبس۔ اس صریح منطوق کے مقابلے میں بعض الہامات وکلمات کے مفہوم کا اگر وہاں کلمات کا مفہوم ہے اور اس سے بزعم مخالف دعویٰ نبوت نکلتا ہے) کیا اعتبار رہتے وبنا رعلیہ ایک مسلمان فخر اسلام کی تکفیر کیونکر جائز ہے۔ خصوصاً ایسی حالت میں کہ ان الہامات وکلمات کے صحیح معنی بھی (جو جواب اول میں بہ تفصیل بیان ہوچکے ہیں۔ اور ان سے مؤلف کا دعویٰ نبوت مفہوم نہیں ہوتا وبنا رعلیہ اس کا اسلام باقی رہتا ہے) ہو سکتے ہیں۔ اور فقہا ومتکلمین کتب فقہ وکلام میں صاف تصریح کرچکے ہیں۔ کہ جب تک کسی کلام کے معنی موافق اسلام ہوسکیں اس کے قائل کی تکفیر بعض معانی کفریہ کی نظر سے جائز نہیں حتیٰ کہ بعض کتابوں میں یہہ بھی لکھا ہے کہ اگر ایک کلام کے ننانوے وجوہ کفر ہوں اور ایک وجہ اسلام تو بہ نظر اس وجہ اسلام کے اس کے قائل کو مسلمان کہنا لازم ہے بہ نظر ان وجوہ کفر کے کافر بنانا جائز نہیں۔

> ذکر صاحب المضمرات عن الذخیرۃ ان فی المسئلۃ اذا کان وجوہ توجب التکفیر ووجہ واحد یمنع التکفیر فعلی المفتی ان یمیل الی الذی یمنع التکفیر تحسینا للظن بالمسلم
> (شرح فقہ اکبر ملا علی قاری حنفی)

شاید امرتسری معترضین

منکرین جو اہل حدیث کہلا کر حدیث کے نام کو بدنام کررہے ہیں۔ یہ اعتراض کریں کہ انگریزی زبان کے الہام میں طبیعت یا خیال کی بناوٹ کا احتمال نہیں تو یہہ احتمال ہے کہ یہ انگریزی الہام شیطان کی طرف سے ہو جو انگریزی عربی فارسی ہندی وغیرہ سبھی زبانیں جانتا ہے۔ اور جو اسمیں غیب کی باتیں اور پیشین گوئیاں ہیں وہ شیطان نے آسمان سے چھپ کر سُن لے ہوں کذلک قال الذین من قبلھم مثل قولھم تشابھت قلوبھم یہی بات پہلے مشرکین عرب نے اُن حضرت کے الہامات عربی کی نسبت کہی تھی پس جو اس کا جواب خدا تعالےٰ نے آنحضرت کی طرف سے دیا ہے۔ وہی ہم اس مقام میں مؤلف براہین کی طرف سے دے سکتے ہیں۔

الجواب سورۃ شعرا میں اللہ تعالےٰ نے مشرکین کی اسی بات کے جواب میں فرمایا ہے کہ اس قرآن کو شیطانوں نے اتارا اور نہ اونکو یہ طاقت ہے وہ تو آسمانوں کی خبریں سننے سے آگ کے شعلوں کے ساتھ (ب) روکے جاتے ہیں۔ ہم تمہیں بتا دیں شیطان کن لوگوں پر اترتے ہیں۔ وہ بڑے جھوٹے گنہگاروں پر اترتے ہیں۔ اور انکو وہ جو کچھ چوری سے (انکار پہنچنے سے پہلے) سن پاتے ہیں پہنچاتے ہیں۔ وہ اکثر باتوں میں جھوٹے نکلتے ہیں۔

> وما تنزلت بہ الشیاطین وما ینبغی لھم وما یستطیعون انھم عن السمع لمعزولون ھل انبئکم علی من تنزل الشیاطین تنزل علی کل افاک اثیم یلقون السمع واکثرھم کاذبون
> (شعرا۔ ع)

اس جواب کا ماحصل (جیسا کہ بیضاوی وامام رازی نے بیان کیا ہے) یہ ہے کہ قرآن جو آنحضرت پر نازل ہوا ہے دو وجہ سے القائے شیطانی نہیں ہوسکتا۔ اوّل یہہ کہ جن لوگوں کے پاس شیطان اترتے ہیں۔ وہ اپنے افعال واعمال میں شیطانوں کے دوست اور بھائی ہوتے ہیں۔ بڑے گنہگار اور بڑے جھوٹے۔ اور یہ باتیں آنحضرت صلعم میں پائے نہیں جاتیں وہ تو شیطان کے دشمن ہیں اور اسکو لعنت کرنیوالے جھوٹ اور گناہوں سے مجتنب اور ان سے منع کرنیوالے دوم وہ باتیں جو شیطان لاتے ہیں۔ اکثر جھوٹی نکلتی ہیں۔ اور آنحضرت کے قرآن کی ایک بات بھی جھوٹی نہیں۔

یہی جواب ہم الہامات مؤلف براہین کی طرف سے دے سکتے ہیں ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ شیطان اپنے ان دوستوں کے پاس آتے ہیں اور اُن کو (انگریزی خواہ عربی میں) کچھ پہنچاتے ہیں۔ جو شیطان کی شکل فاسق وبدکار ہیں اور مؤلف براہین احمدیہ مخالف اور موافق کے تجربے اور مشاہدے کے رو سے (واللہ حسیبہ)

شریعت محمدیہ پر قائم و پرہیزگار اور صداقت شعار ہیں اور نیز شیطانی القا اکثر جھوٹ نکلتے ہیں۔ اور الہامات مؤلف براہین سے (انگریزی میں ہوں خواہ ہند و عربی وغیرہ) آجتک ایک بھی جھوٹ نہیں نکلا (چنانچہ انکے مشاہدہ کرنے والوں کا بیان ہے۔ گو ہمکو ذاتی تجربہ نہیں ہوا) پھر وہ القا شیطانی کیونکر ہو سکتا ہے۔ کیا کسی مسلمان متبع قرآن کے نزدیک شیطان کو بھی یہ قوت قدسی ہے۔ کہ وہ انبیا و ملائکہ کی طرح خدا کی طرف سے مغیبات پر اطلاع پائے اور اسکی کوئی خبر غیب صدق سے خالی نہ جائے حاشا و کلا۔

شاید بیان ہمارے معترض مہربان مؤلف براہین احمدیہ کے ساتھ ہمکو بھی ملائیں اور ہم پر بھی فتوے کفر لگائیں اور یہ فرمائیں۔ کہ اس جواب میں مؤلف براہین کو آنحضرت سے ملا دیا گیا ہے اور انکے الہامات کو وحی نبوی کی مانند تصرف شیطانی سے معصوم ٹھیرایا گیا ہے۔ لیکن میں ان کے فتوے کفر سے نہیں ڈرتا کیونکہ میں خود اُن پر فتوی کفر لگا سکتا ہوں جو انکے پاس آلہ یا سانچا یا مشین تکفیر ہے۔ وہ میں بھی کہیں سے مستعار لیکر کام چلا سکتا ہوں۔ ہاں انکی بات کا یہ جواب دیتا ہوں کہ مؤلف براہین احمدیہ (جبکہ اُس کے الہامات صادق ہوں۔ اور ولایت مسلم) یا اولیا و امت محمدیہ اپنے الہامات میں نبیوں کی مثل معصوم نہیں تو محفوظ تو ہو سکتے ہیں۔ خصوصاً ان الہامات میں جو قرآن۔ اور دین اسلام کے موافق اور مؤید ہوں۔ ان الہامات میں حفاظت کا حصہ وہ بطور ورثہ بحکم العلماء ورثة الانبیاء عصمت انبیا سے پاتے ہیں۔ ان میں اُن میں فرق یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام عموماً (یعنی اپنے ہر ایک الہام میں) معصوم ہوتے ہیں اور اولیا خصوصاً ان الہامات میں جو شریعت نبی کے مخالف نہوں) اور ان الہامات پر وہ قائم و ثابت رہے ہوں محفوظ ہوتے ہیں۔ انبیا کے الہامات کی عامہ خلائق کو پابندی واجب ہے۔ اولیا کے الہامات کی پابندی غیر پر واجب نہیں۔ الہامات انبیا اصل ہیں۔ یہ الہامات انکی ظل۔

اسی مناسبت کی نظر سے ہم نے اس جواب کو مؤلف کی طرف سے پیش کیا ہے۔ اس پر جو چاہو فتوے لگاؤ۔ یہاں بھی قلم دوات حاضر ہے۔ کما تدین تدان۔

ہمارا انجام کیا ہوگا

(از حضرت مسیح موعود مغفور)

بجز خدا کے انجام کون بتا سکتا ہے اور بجز اُس غیب دان کے آخر دنوں کی کسکو خبر ہے دشمن کہتا ہے کہ بہتر ہو کہ یہ شخص ذات کے ساتھ ہلاک ہو جائے اور حاسد کی تمنا ہے۔ کہ اسپر کوئی ایسا عذاب پڑے کہ اسکا کچھ بھی باقی نہ رہے۔ لیکن یہ سب لوگ اندھے ہیں۔ اور عنقریب ہے کہ انکے بدخیالات اور بد ارادے انہیں پر پڑیں۔ اسمیں شک نہیں کہ مفتری بہت جلد تباہ ہو جاتا ہے اور جو شخص کہے کہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے ہوں اور اس کے الہام اور کلام سے مشرف ہوں حالانکہ نہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے نہ اُسکے الہام اور کلام سے مشرف ہے وہ بہت بری موت سے مرتا ہے اور اسکا انجام نہایت ہی بد اور قابل عبرت ہوتا ہے۔ لیکن جو صادق اور اسکی طرف سے ہیں وہ مر کر بھی زندہ ہو جایا کرتے ہیں کیونکہ خدا تعالےٰ کے فضل کا ہاتھ انپر ہوتا ہے۔ اور سچائی کی روح انکے اندر ہوتی ہے اگر وہ آزمائشوں سے کچلے جائیں اور پیسے جائیں اور خاک کے ساتھ ملائے جائیں۔ اور چاروں طرفوں سے اُنپر لعن کی بارشیں ہوں اور انکے تباہ کرنے کے لئے سارا زمانہ منصوبے کرے تب بھی وہ ہلاک نہیں ہوتے۔ کیوں نہیں ہوتے؟ اس سچے پیوند کی برکت سے جو انکو محبوب حقیقی کے ساتھ ہوتا ہے۔ خدا انپر سب سے زیادہ مصیبتیں نازل کرتا ہے۔ مگر اس لئے نہیں کہ تباہ ہو جائیں بلکہ اسلئے کہ تا زیادہ سے زیادہ پھل اور پھول میں ترقی کریں ہر ایک جوہر قابل کے لئے یہی قانون قدرت ہے کہ اول صدمات کا تختہ مشق ہوتا ہے۔ مثلاً اُس زمین کو دیکھو جب کسان کئی مہینہ تک اپنی قلبہ رانی کا تختہ مشق رکھتا ہے۔ اور ہل چلانے سے اس کا جگر پھاڑتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ زمین جو پتھر کی طرح سخت اور درشت معلوم ہوتی تھی۔ سرمہ کی طرح پس جاتی ہے اور ہوا اُسکو ادہر اُدہر اُڑاتی ہے۔ اور پریشان کرتی رہتی ہے۔ اور وہ بہت ہی خستہ شکستہ اور کمزور معلوم ہوتی ہے اور ایک انجان سمجھتا ہے کہ کسان نے چنگی بھلی زمین کو خراب کر دیا اور بیٹھنے اور لیٹنے کے لایق نہ رہی لیکن اُس دانا کسان کا فعل عبث نہیں ہوتا۔ وہ خوب جانتا ہے۔ کہ اُس زمین کا اعلےٰ جوہر بجز اُس درجہ کے کوفت کے نمودار نہیں ہو سکتا۔ اسیطرح کسان اس زمین میں بہت عمدہ قسم کے دانے تخم ریزی کے وقت بکھیر دیتا ہے۔ اور وہ دانے خاک میں مل کر اپنی شکل اور حالت میں قریب قریب مٹی کے ہو جاتی ہیں اور اُن کا وہ رنگ و روپ سب جاتا رہتا ہے۔ لیکن وہ دانا کسان اسلئے انکو مٹی میں نہیں پھینکتا کہ وہ اُسکی نظر میں ذلیل ہیں نہیں بلکہ دانے اسکی نظر میں نہایت ہی بیش قیمت ہیں۔ بلکہ وہ اس لئے انکو مٹی میں پھینکتا ہے کہ تا ایک ایک دانہ ہزار ہزار دانہ ہو کر نکلے اور وہ بڑہیں اور پھولیں اور اُن میں برکت پیدا ہو اور خدا کے بندوں کو نفع پہنچے۔ پس اسی طرح وہ حقیقی کسان کبھی اپنے خاص بندوں کو مٹی میں پھینکدیتا ہے اور لوگ انکے اوپر چلتے ہیں اور پیروں کے نیچے کچلتے ہیں۔ اور ہر یک طرح سے انکی ذلت ظاہر ہوتی ہے تب تھوڑے دنوں کے بعد وہ دانے سبزہ کی شکل پر ہو کر نکلتے ہیں۔ اور ایک عجیب رنگ و آب کے ساتھ نمودار ہوتے ہیں۔ جو ایک دیکھنے والا تعجب کرتا ہے۔ یہی قدیم سے برگزیدہ لوگوں کے ساتھ سنت اللہ ہے کہ وہ ورطہ عظیمہ میں ڈالے جاتے ہیں لیکن غرق کرنے کیلئے نہیں بلکہ اس لئے کہ تا ان موتیوں کے وارث ہوں۔ کہ جو دریا وحدت کے نیچے ہیں۔ اور وہ آگ میں ڈالے جاتے ہیں۔ لیکن اسلئے نہیں کہ جلائے جائیں بلکہ اس لئے کہ تا خدا تعالےٰ کی قدرتیں ظاہر ہوں۔ اور ان سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے اور لعنت بھیجاتی ہے۔ اور وہ ہر طرح سے ستائے جاتے اور دکھ دیئے جاتے اور طرح طرح کی بولیاں انکی نسبت بولی جاتی ہیں اور بدظنیاں بڑھ جاتی ہیں یہاں تک کہ بہتوں کے خیال کرتا ہے کہ

دوم تکمیل قوت عملی اور تکمیل قوت علمی سے یہ مراد ہے کہ جو کچھ علم ذات و صفات باری تعالیٰ کا بذریعہ نظر اور فکر کے حاصل ہوا ہے۔ وہ ایسا ملکہ تام ہو جاوے جو ہر وقت ذات باری تعالیٰ کی دل میں مستحضر رہے۔

اعجاز القرآن یثبت منہ حقیقتہ

جمع کیا ہے۔ اس نے علوم اولین اور آخرین کو اور بیان کیا ہے۔ ان تمام امور کو جن میں تزکیہ نفس ہے۔ اور علاج امراض روحانی ہے۔ اور تکمیل قوت نظری اور عملی ہے اچھے بیان کیا ہے۔ ان تمام حقائق کو کہ جو مقام سعادت عظمیٰ پر پہونچنے کے لئے وسائل ضروریہ ہیں۔ کلمات قلیلہ اور حروف معدودہ ہیں اور ایسے فصیح عبارت میں کہ جس کے مثل کوئی دوسری عبارت نہیں ہو سکتی۔ پس اس کی الفاظ سب الفاظ سے فصیح ہیں اور اسکی نظم ہر نظم سے احسن ہے۔ اور وہ اصح عقائد اور اخلاق اور طریقہ عبودیت پر مشتمل ہے۔ اور جس امر کو اس نے علت غائی ٹھیرایا ہے وسائل کاملہ سے اس تک پہونچاتا ہے۔ اور وصول الی المطلوب کے لئے ایسا مستحکم طریق رکھا ہے۔ جو عند العقل اس سے بہتر الیق ہرگز متصور نہیں۔ اور دنیا میں اس کی کوئی نظیر موجود نہیں۔ اور اذہان بنی آدم سے کوئی ذہن اسکی طرف سبقت لے جانے والا ثابت نہیں۔ اور خود عند العقل قوی بشری کا اس پر قادر ہونا ممکن نہیں۔ پس عقلاً اس بات پر قطع کرنا واجب ہوا کہ وہ خدائے واحد لا شریک کا کلام ہے۔ جسکا علم وسیع اور قدرت کامل ہے۔

عشرہ کاملہ

اسلام کے دس اصل الاصول ہیں۔ جو صورت فاتحہ میں درج ہیں بہ تفصیل ذیل۔

اول۔ خدا کو مبدء رنیاض اور معبود حقیقی جاننا۔

دوم۔ خدا کی ربوبیت عامہ کو تسلیم کرنا ظاہراً و باطناً

سوم۔ خدا کو رحم کرنے والا یعنی زوال سے بچانے والا جاننا

چہارم خدا کو مالک یوم جزا و سزا کا یقین کرنا۔

پنجم۔ خدا کو مخصوص بالعبادت جاننا۔

ششم۔ خدا کو مخصوص بالاستعانت جاننا۔

ہفتم۔ خدا سے ہدایت صراط مستقیم مانگنا

ہشتم۔ تمام نبیوں کا راستہ طلب کرنا۔

نہم مغضوب علیہم کی متابعت کو چھوڑنا۔

دہم۔ جاہلوں اور غافلوں کی متابعت کو چھوڑنا۔

طریق استخارہ

حضرت مسیح موعود مغفور نے حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ مدظلہ العالی کو بیعت کرنے سے پہلے استخارہ کا ایک طریق لکھکر بھیجا تھا۔ خدا کے فضل سے وہ اصل مجھے مل گیا۔ اور حضرت اقدس مغفور کا اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا ہے۔ میں اسے الحکم میں چھاپ دیتا ہوں تاکہ وہ لوگ جو حق کے طالب اور جویاں ہیں۔ اس سے فائدہ اٹھائیں یہ امر بھی حضرت مسیح موعود مغفور کی سچائی کی دلیل ہے کہ بیعت لینے کے لئے مبائعین کو وہ پہلے اللہ تعالےٰ سے استخارہ کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔ اگر وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے (نعوذ باللہ) نہ ہوتے اور جیسا کہ کم عقل مخالفوں نے گمان کیا تو وہ خدا تعالےٰ کی طرف کسی کو کیوں متوجہ کرتے بہر حال وہ استخارہ یہ ہے۔ اب بھی جو لوگ حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اور غلام احمد کی جگہ نورالدین کے نام کو دعائے استخارہ میں داخل کر لیں۔ (ایڈیٹر)

طریق استخارہ

اول دو رکعت نماز پڑھیں پہلی رکعت میں قل یاایہا الکفرون دوسری رکعت میں قل ہو اللہ پھر التحیات کے بعد نماز ہی میں یہ دعا پڑھیں۔ سات روز استخارہ کریں۔ اگر ہر نماز کے بعد استخارہ ہو تو بہتر ہے۔ ورنہ عشاء کے بعد تو ضرور چاہیئے۔

دعائے استخارہ

اللہم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک فانک تعلم ولا اعلم وتقدر ولا اقدر وانت علام الغیوب اللہم ان کنت تعلم ان بیعتی بغلام احمد خیر لی فی دینی و دنیائی و عاقبت امری و عاجلہ فقدرہ لی ثم بارک لی فیہ اللہم وان کنت تعلم ان بیعتی بہ شر لی فی دینی و دنیائی و عاقبت امری و عاجلہ فاصرفہ عنی و اصرفنی واصرفنی منہ و قدر لی الخیر حیث ما کنت ثم بارک لی فیہ۔ آمین۔

پرانی تقریروں میں سے کچھ

۶ اپریل سنہ ۱۹۰۳ صبح

کشف رات میں نے کشف میں دیکھا کہ کوئی بیمار کتا ہے میں اسے دوا دینے لگا ہوں تو میری زبان پر جاری ہوا۔

اس کتے کا آخری دم ہے

فرمایا۔ کشف میں غیبت حس نہیں ہوتی مگر خواب میں ہو جاتی ہے۔ اور جب الہام الٰہی زبان پر جاری ہوتا ہے اس وقت زبان پر اللہ تعالےٰ کا تصرف تام ہوتا ہے۔ میرا اس پر کوئی دخل نہیں ہوتا۔

جب ربوبیت میں انسلاخ ہو جاتا ہے۔ تب انسانی قلب بھی تجلی گاہ ہوتا ہے۔ ابتدائی ایام میں ایک کشف میں مجھے ایک پرچہ دکھایا گیا۔ اسپر لکھا ہوا تھا۔

اوہن

اوآہن وہ منتر ہے۔ جس کے ذریعہ ہندؤں کے خیال میں پرمیشر مورتی میں اطول کرتا ہے۔ دراصل ان لوگوں نے غلط سمجھا اوتار کے بھی معنے ہیں۔ کہ انسان کامل جب خداتعالےٰ کی رضا میں کھویا جاتا ہے۔ اور اپنی حقیقت اور ہستی کو چھوڑ دیتا ہے۔ تب اللہ تعالےٰ اسپر تجلے فرماتا ہے۔ نبوت کی حقیقت یہ ہوتی ہے کہ اپنے حال سے الگ ہو کر تجلی گاہ ربوبیت ہوجاتا ہے۔ انسلاخ نفس وحی میں ہوا کرتا ہے۔ اس میں جو کچھ وہ کہتا ہے۔ وہ حق ہوتا ہے۔ اور وہ بندہ ہوا کا مقام عبور کر چکا ہوتا ہے۔ اور یہ اعلےٰ مقام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا اسی لئے آپ پر تمام کمالات نبوت ختم ہوگئے۔ چنانچہ قرآن مجید میں فرمایا

ما ینطق عن الھوےٰ

قرآن شریف کی وحی عظیم اور خاص ہے۔ جہاں عبودیت بالکل مرجاتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی وحی نہیں ہوتی تھی۔ مگر الوہیت کی چادر آپ کو پہنائی جاتی تھی۔ اور آنحضرت کی یہ اقویٰ حالت ہے۔ اور اس لئے قرآن مجید میں فرمایا۔

وعلمہ شدید القویٰ

خداتعالےٰ کی وحی سجع ہوتی ہے۔ خدا کے کلام میں فصاحت وبلاغت کا ہونا ضروری ہے۔ اللہ جمیل ویحب الجمال اس لئے فصاحت وبلاغت کو چاہتا ہے جسکا نام تفنن کلام ہے۔

عیسائیوں نے مسیح کے بعض سی قسم کے الہامات سے دہوکا کھایا میرے الہام مسیح کے الہاموں سے بڑھے ہوئے سن کر بعض لوگ بھڑک رہتے ہیں۔ اس میں سر یہ ہے۔ کہ خداتعالےٰ جانتا ہے کہ دشمن کے زور ز

کو کس طرح توڑا جاوے۔ سنت اللہ یہی ہے۔ کہ جب کسی کی نسبت اطرا کیا جاوے۔ تو اس کے زور کو توڑا جاوے کیونکہ وہ حکیم ہے۔

۲ اپریل ۱۹۰۲ء کی شب کو حسب معمول بعد نماز مغرب آپ تشریف فرما تھے۔ تو ایک پرانا الہام سنایا۔

اگر خدا چاہے تو یہ باتیں جلدی پوری کردے
مگر افسوس اس زمانہ پر کہ میں نہ ہونگا۔

علماء منکرین کو مولوی محمد حسین بٹالوی کا جواب

جب براہین احمدیہ پر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ریویو لکھا ہے۔ اسوقت لودہانہ کے بعض علماء نے حضرت مسیح موعود ومغفور کے خلاف فتویٰ کفر بھی لکھا تھا۔ مولوی صاحب نے ان منکرین کے وجوہات کفر کا جواب اشاعۃ السنۃ میں بڑے زور اور جوش سے دیا تھا۔ مگر افسوس بعد میں یہ باتیں انہیں بھول گئیں ہیں اشاعۃ السنۃ کے ان نمبروں میں سے کچھ اقتباس اس نمبر میں دیتا ہوں۔ شاید مولوی صاحب اور دوسرے لوگوں کے لئے مفید ہو (ایڈیٹر)

اور اس اشتہار میں جسکی آپ نے بیس ہزار کاپی چھپوا کر ہند وانگلینڈ میں شائع کرنی چاہی ہے آپ نے یہ فرمایا ہے۔ اس کتاب میں دین اسلام کی سچائی کو دو طرح پر ثابت کیا گیا ہے۔ اول تین سو مضبوط اور قوی دلائل عقلیہ سے جن کی شان وشوکت وقدر ومنزلت اس سے ظاہر ہے کہ اگر کوئی مخالف اسلام ان دلائل کو توڑ دے تو اس کو دس ہزار روپیہ دینے کا اشتہار رہا ہے۔ اگر کوئی چاہے۔ تو اپنی تسلی کے لئے عدالت میں رجسٹری بھی کرالے دوم ان آسمانی نشانوں سے کہ جو سچے دین کی کامل سچائی ثابت ہونے کے لئے ازبس ضروری ہیں۔ اس امر دوم میں مؤلف نے اس غرض سے کہ سچائی دین اسلام کی آفتاب کی طرح روشن ہو جائے تین قسم کے نشان ثابت کر کے دکھائے ہیں۔ اول وہ نشان کہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مخالفوں نے خود حضرت ممدوح کے ہاتھ سے اور آنجناب کی دعا اور توجہ اور برکت سے ظاہر ہوتے دیکھے۔ جن کو مؤلف یعنی خاکسار نے تاریخی طور پر ایک اعلےٰ درجہ کے ثبوت سے مخصوص وممتاز کر کے درج کتاب کیا ہے۔ دوم وہ نشان کہ جو خود قرآن شریف کی ذات بابرکات میں دائمی اور ابدی اور بے مثل طور پر پائے جاتے ہیں۔ جنکو راقم نے بیان شافی اور کافی سے ہر ایک عام وخاص پر کھولدیا ہے۔ اور کسی نوع کا عذر کسی کے لئے باقی نہیں رکھا۔ سوم۔ وہ نشان کہ جو کتاب اللہ کی پیروی اور متابعت رسول برحق سے کسی شخص تابع کو بطور وراثت ملتے ہیں۔ جن کے اثبات میں اس بندہ درگاہ نے بفضل خداوند حضرت قادر مطلق یہ بدیہی ثبوت دکھایا ہے۔ کہ بہت سے سچے الہامات اور خوارق اور کرامات اور اخبار غیبیہ اور اسرار لدنیہ اور کشوف صادقہ اور دعائیں قبول شدہ کہ جو خود اس خادم دین سے صادر ہوتی ہیں۔ اور جنکی صداقت پر بہت سے مخالفین مذہب (آریہ وغیرہ) بشہادت رویت گواہ ہیں۔ کتاب موصوف میں درج کئے ہیں۔ اور مصنف کو اس بات کا بھی علم دیا گیا ہے۔ کہ وہ مجدد وقت ہے۔ اور روحانی طور پر اس کے کمالات مسیح سے مشابہ ہیں اور ایک کو دوسرے سے بشدت مناسبت ومشابہت ہے اور اس کو خواص انبیا ورسل کے نمونے پر محض بہ برکت متابعت حضرت خیر البشر وافضل الرسل صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان بہتوں پر اکابر اولیا سے فضیلت دی گئی ہے۔ کہ جو اس سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اور اس کے قدم پر چلنا موجب نجات وسعادت وبرکت اور اس کے برخلاف چلنا موجب بُعد وحرمان ہے۔ یہ سب ثبوت کتاب براہین احمدیہ کے پڑہنے سے کہ منجملہ تین سو جزو کے قریب ۳۷ جزو کے چھپ چکی ہے۔ ظاہر ہوتے ہیں۔ اور طالب حق کے لئے خود مصنف پوری پوری تسلی وتشفی کرنے کو ہر وقت مستعد اور حاضر ہے۔ وذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

امام مغفور کے مکتوبات اپنے خلیفہ اعظم و اول کے نام

ذیل میں حضرت مسیح موعود مغفور کے ان مکتوبات کو درج کیا جاتا ہے جو آپ نے آج سے بیس برس پہلے کے قریب حضرت خلیفۃ المسیح کے نام لکھے تھے ان خطوط میں بعض عظیم الشان پیشگوئیاں ہیں جنکو میں نے سے لکھدیا ہے ان خطوط کو پڑھکر جہاں حضرت مسیح موعود مغفور کی صداقت اور ماموریت پر یقین بڑھتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی حضرت خلیفۃ المسیح کی خلافت حقہ و راشدہ پر بھی بصیرت کے ساتھ ایمان پیدا ہوتا ہے (ایڈیٹر)

مکتوب نمبر (۱) اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مجبی مکرمی اخویم مولوی صاحب سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

عین حالت انتظار میں عنایت نامہ پہونچا۔ اللہ تعالیٰ بہت جلد آپ کو صحت کاملہ عطا فرماوے اگرچہ ہمیشہ آپ کے لئے دعا کی جاتی ہے۔ مگر خاص طور پر آپ کی صحت کے لئے میں نے آج سے دعا کرنا شروع کر دیا ہے۔

مجھے آپ کے اخلاق فاضلہ کہ گویا اس زمانہ کی حالت موجودہ پر نظر کر کے خارق عادت ہیں۔ نہایت اطمینان قلبی سے یقین دلاتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہرگز ضائع نہیں کریگا۔ اور آپ کو اپنی رحمت خاصہ سے حظ وافر بخشے گا۔ آپ کو خدا نے ذوالایدی والابصار کا مرتبہ تو عطا کیا۔ اب لوازم اس مرتبہ کے بھی وہی دیگا۔

آپ کی ملاقات کو دل بہت چاہتا ہے اور بعض احباب بھی آپ کی ملاقات کے بہت شائق ہیں۔ جیسے بابو محمد صاحب کلرک دفتر انبالہ چھاؤنی۔ اور بابو الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ بابو محمد سے اقرار ہو چکا ہے۔ کہ جس وقت آپ تشریف لانا چاہیں۔ تو دس پندرہ روز پہلے انہیں اطلاع دی جائے گی۔ تب وہ رخصت لے کر عین موقعہ پر آ جائیں گے۔ اور بابو الٰہی بخش صاحب کو بھی اطلاع دیدینگے۔ اس لئے مکلف ہوں کہ آنمخدوم عزم بالجزم کر کے بیس روز پہلے مجھے اطلاع دیں۔ اور کم از کم تین اور یا چار روز تک قادیان میں رہنے کا بندوبست کر کے مفصل اطلاع بخشیں کہ کس تاریخ تک پہونچ سکتے ہیں تا اسی تاریخ کے لحاظ سے وہ لوگ بھی آ جاویں۔ مجھے یہ بات سنکر نہایت خوشی ہوئی کہ تکذیب براہین کا رد آپ نے طیار کر لیا ہے۔ الحمد للہ والمنۃ اس رد کے شائع ہونے کے لئے عام طور پر مسلمانوں کا جوش پایا جاتا ہے۔ شاید ڈیڑھ سو کے قریب ایسے خط آئے ہونگے۔ جنہوں نے اسی کتاب کے خریدنے کے لئے شوق ظاہر کیا ہے۔ میں نے ابھی کام ہر دو رسالہ کا شروع نہیں کیا۔ اب شاید بیس یا تیس روز تک شروع کیا جائے۔

عوام کو اس ناچیز سے جسقدر غصہ و بدظنی عاید حال ہوئی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ وہ سب دور کر دے گا۔ اصل بات یہی ہے کہ اگر خدا تعالیٰ راضی ہو۔ تو انجام کار خلقت بندامت خود راضی ہو جاتی ہے۔

اس خط کو رجسٹری کرا کر اسی غرض سے بھیجا جاتا ہے کہ آپ مکرر اپنی صحت و عافیت سے بہت جلد اطلاع بخشیں اور نیز اپنی تشریف آوری کے بارے میں جس وقت چاہیں اطلاع دیں مگر پندرہ یا بیس روز پہلے اطلاع ہو والسلام۔ خاکسار غلام احمد از قادیان ۱۷ر جنوری ۱۸۸۸ء

مکتوب نمبر ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مخدومی مکرمی اخویم مولوی صاحب سلمہ تعالیٰ۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ محبت نامہ جو آنمخدوم کے مرتبہ یقین اور اخلاص اور شجاعت اور الٰہی زندگی پر ایک محکم دلیل اور حجت قویہ تھا۔ پہونچکر باعث و انشراح خاطر و سرور و ذوق ہوا بلاشبہ اس درجہ کی قوت اور استقامت دلی جوش و اظہار جان و مال محض اسی چشمہ صافیہ کمال ایمانی سے نکلتا ہے جس میں چمکتا ہوا یقین اسی امر کا اپنے پورے نور کے ساتھ موجود ہوتا ہے کہ خدا ہے اور وہ صادقوں کے ساتھ ہے۔

اس عاجز نے ارادہ کیا تھا۔ کہ بلا توقف جناب الٰہی میں اسی بارہ میں توجہ کروں لیکن دو، امرض اور ضعف دماغ اور نیز ایک امر پیش آمدہ کی وجہ سے اس میں تاخیر ہے۔ اور امید کرتا ہوں کہ جس وقت خدا تعالیٰ نے چاہے۔ مجھے اس توجہ کے لئے توفیق بخشے جائے گی۔ اول حضرت احدیت جلشانہ سے اجازت لینے کے لئے توجہ کی جائے گی۔ پھر بعد اسکے بعد تصنیفہ شرائط بریقین امر خارق عادت کے لئے توجہ ہوگی یہ بات مسلم اور واضح ہے۔ کہ راستباز انسان کے لئے ایسے امور کی غرض سے کسی قدر مجاہدہ ضروری ہے۔ **الکرامات ثمرۃ المجاہدات** علالت طبع بہت ہرج انداز ہے۔ اگر یہ مقابلہ صحت اور طاقت دماغی کے ایام میں ہوتا تو یقین تھا کہ تھوڑے دن ہی کافی ہوتے مگر اب طبیعت تحمل شداید مجاہدات نہیں رکھتی اور ادھنے درجہ کی محنت اور خوض اور توجہ سے جلد بگڑ جاتی ہے ڈاکٹر صاحب کو طلب حق ہوگی تو وہ تین باتیں بآسانی قبول کریں گے۔

اوّل یہ کہ میعاد توجہ یعنے وہ میعاد جس کے اندر کوئی امر خارق عادت ظاہر ہونے والا پیش از وقوع بتلا یا جاوے اس کے موافق ہو جو خدا تعالیٰ نے ظاہر کرے۔

دوّم جو امر ظاہر کیا جائے یعنے منجانب اللہ بتلا یا جاوے اس کی میعاد کی انتظار کریں۔ جو منجانب اللہ مقرر ہو تا مع میعادون پر چھوڑتے ہوں یا اپنے دوسرے کاروبار ان میعادوں کے لحاظ سے کرتے ہیں۔ اس سے زیادہ نہ ہو۔

سوّم امر خارق عادت پر کوئی ناجائز اور بے سود شرطیں نہ لگائی جائیں بلکہ خارق عادت صرف اس طور سے سمجھا جاوے جو انسانی طاقتیں اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہوں۔ مگر یہ سب اسوقت سے ہوگا۔ کہ جب پہلی اجازت الٰہی اس بارے میں ہو جائے۔ آپ کی ملاقات کے لئے دل بہت جوش رکھتا ہے۔ اور آپ نے فرمایا تھا کہ ہم آنے کے لئے طیار ہیں۔ اگر آپ تشریف لاویں۔ تو یہ سب باتیں زبانی مفصل طور پر بیان کی جائیں گی۔ عبدالرحمٰن

میعاد الٰہی چاہئے جو مخاطب کو عام معاملات میں قبولیت کے لائق بھی جاوے اور عام طور پر لوگ اپنے کاروبار میں ایسی ہی میعادوں کے انتظار کرنے کے عادی ہوں اور اپنے مالی معاملات کو ان

لڑکا نو مسلم بھی آپ کے انتظار میں مدت سے بیٹھا ہے ہمراہ مولوی عبدالکریم صاحب منتظر ہیں۔ آپ ضرور مطلع فرماویں کہ آپ کب تک تشریف لائیں گے۔ والسلام
خاکسار غلام احمد ۱۳ / مارچ ۱۸۹۱ء

(مکتوب نمبر ۱۳)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مخدومی اخویم مجذوب الحق و مورد احسانات الٰہیہ سلمہ تعالیٰ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

جب سے یہ خاکسار آپ کی ملاقات کر کے آیا ہے رشتہ سے مجھے آپ کے ہموم و غموم کی نسبت دن رات خیال لگا ہوا ہے۔ اور میرا دل بڑے زور سے یہ فتویٰ دیتا ہے کہ اگر نکاح ثانی کا کوئی عمدہ انتظام ہو جاوے تو یہ امر موجب برکات کثیرہ ہوگا۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ اس سے تمام کسل و حزن بھی دور ہو گا اور اللہ جلشانہ اپنے فضل سے اولاد صالح صاحب عمر و برکت بھی عطا کریگا (یہ حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کے موجودہ اولاد کے متعلق پیشگوئی ہے۔ جو ایسے وقت کی گئی کہ ابھی یہ نکاح بھی نہیں ہوا تھا۔ بلکہ میرا خیال ہی نہیں۔ واقعات شاہد ہیں۔ تجویز بھی نہیں تھی یہی پہلا خط تجویز نکاح ثانی کا ہے ایڈیٹر)

لیکن اہلیہ ایسی چاہئے جس سے موافقت نامہ کا پہلے سے یقین ہو جاوے۔ نہایت نیک قسمت اور سعید وہ آدمی ہے جس کو اہلیہ صالحہ محبوبہ میسر آ جائے۔ کہ اس کی تقویٰ طہارت کا استحکام ہوتا ہے۔ اور ایک بڑا حصہ دین اور دیانت کا مفت مل جاتا ہے۔ اسی وجہ سے تقریباً تمام نبیوں اور رسولوں کی توجہ اسباب کی طرف لگی رہی ہے۔ کہ انہیں جمیلہ عفیفہ صالحہ بیوی میسر آوے جس سے گویا انہیں ایک قسم کا عشق ہو۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے محبت ایک مشہور واقعہ ہے۔ مادہ کہتا ہے کہ اسلام میں پہلے پہل وہی محبت ظہور میں آئی۔ سو میں آپ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ سب سے پہلے اللہ جلشانہ آپ کو یہ نعمت عطا کرے میرے نزدیک یہ نعمت اکثر نعمتوں کی اصل الاصول ہے اور چونکہ مومن اعلیٰ درجہ کے تقویٰ کا طالب و جویاں بلکہ عاشق و حریص ہوتا ہے۔ اس لئے میری رائے میں مومن کے لئے یہ تلاش بڑا تقویٰ میں سے ہے۔ اور میری رائے میں وہ گھر بہشت کی طرح پاک اور برکتوں سے بھرا ہوا ہے جس میں مرد اور عورت میں محبت و اخلاص و موافقت ہو۔ اب قصہ کوتاہ یہ ہے کہ اس نعمت کے لئے جلد فکر کرنا چاہئے۔ اور جو آپ نے زبانی فرمایا تھا کہ اپنی برادری میں ایک جگہ زیر نظر ہے اس کی آپ اچھی طرح تحقیق و تفتیش کریں اور بچشم خود دیکھ لیں اور پھر مجھ کو اطلاع دیں اور اگر وہ صورت قابل پسند نہ نکلے تا ہم اطلاع بخشیں کہ تا جا بجا اپنے دوستوں کی معرفت تلاش کی جائے۔ دوسرے ایک یہ امر بھی قابل انتظام ہے کہ آپ کے اخراجات ایسے عادتاً بڑھتے ہوئے ہیں جن کے سبب سے ہمیشہ آپ کو تہیدست رہنا ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ میں نے مولوی عبدالکریم صاحب کی زبانی سنا ہے کہ جو سو روپیہ آپ نے مجھے بھیجا تھا وہ بھی قرضہ لیکر ہی بھیجا تھا۔ سو آئندہ سے لا تبسطہا کل البسط کی طرف خیال رکھنا چاہئے۔ اور اپنے نفس سے ایک مستحکم عہد کر لیں کہ تیسرا یا چوتھا حصہ تنخواہ میں سے خرچ کریں۔ اور باقی کسی دوکان وغیرہ میں لگے جمع کرا دیں۔ امید کہ ان امور سے آپ مجھ کو اطلاع دیں۔ باقی سب خیریت ہے۔ خاکسار غلام احمد از قادیان ۲۷ / جنوری ۱۸۹۸ء۔

حضرت مغفور کی پرانی تحریروں میں سے کچھ

وسائل حصول حقیقت اسلام

اصل وسائل اسلام تک پہنچنے کے امور ذیل ہیں۔

اول علم ہستی باری تعالےٰ (۲) علم حسن و احسان باری تعالےٰ (۳) علم عظمت و جلال و استغنائے باری تعالےٰ (۴) ورزش تقویٰ یعنے کف نفس از جذبات سبعی و بہیمی و وہمی (۵) توبۃ النصوح یعنے رجوع الی اللہ بصدق دل و تخلق باخلاق اللہ (۶) لا الٰہ الا اللہ یعنی پرہیز از عبادات غیر و تخلیہ [illegible] (۷) صلوٰۃ (۸) صوم (۹) حج (۱۰) زکوٰۃ (۱۱) صحبت صادقین (۱۲) ایثار عزت و مال و جان فی اللہ۔

لیکن چونکہ خدا تعالیٰ کی ہستی اور دیگر تمام امور متذکرہ بالا کا علم صحیح و یقینی و قطعی بجز وحی الٰہی کے طریق سے حاصل ہونا غیر ممکن ہے اور بغیر تحقیق نفس معرفت و یقین کے یہ سب وسائل بیکار رہتے ہیں اس لئے ان مدارج کے طے کرنے کے لئے سب سے پہلے قرآن شریف کے الہامی ہونے کا ثبوت بیان کرنا از بس ضروری تھا۔

سو اللہ جلشانہ نے اپنی کتاب براہین میں یہی طریق اختیار کیا ہے۔ تکمیل مضمون اور خوبی بیان کے لئے اول عام طور پر ضرورت الہام کی ثابت کی ہے۔ اور پھر قرآن کے نزول کی ضرورت حقہ اور پھر اس کی پاک تاثیرات جو مومنوں کے دلوں پر اس نے کیں اور کرتا ہے۔ اور پھر اس کی بے مثل و مانند بلاغت و فصاحت اور پھر اس کی جامعیت ظاہری باطنی اور خارق عادت و جمیع علوم و معارف ہونا اور پھر اس کا ہر ایک غلطی سے منزہ و پاک ہونا یہ چھ وسائل ہیں جو قرآن شریف کا منجانب اللہ ہونا پختہ یقین سے ثابت کرتے ہیں۔ اور ہر ایک الہامی کتاب کے الہامی ہونے پر پختہ یقین تب ہی ہو سکتا ہے کہ وہ ایسے ہی بڑے زبردست دلائل سے اپنا منجانب اللہ ہونا ثابت کرے

نکتۂ معرفت

توحید پر قائم ہونے کے لئے دو قوتوں کی تکمیل درکار ہے۔ اول تکمیل قوت نظری کیونکہ جب تک قوت نظری کی تکمیل نہ ہو خدا کی ذات اور صفات پر یقین نہیں آ سکتا

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسہم

تاریخہائے اشاعت

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

چو گویم با تو گر آئی بہ دارالامان ...
دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

[illegible] رجسٹرڈ ایل نمبر

قیمت جو ہر حال میں پیشگی لیجائے گی

نمبر ۱۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۸- مئی سنہ ۱۹۱۰ء مطابق ۱۸ جمادی الاول | جلد ۱۴

ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے

الحکم کی اس اشاعت کو ایک خاص امتیاز حاصل ہے کہ اس میں صرف ان مضامین کو جگہ دی گئی ہے جو حضرت مسیح موعود مغفور کے قلم وزبان سے نکلے ہیں اس خصوصیت کی وجہ ۲۶- مئی سنہ ۰۸ء کے اس عظیم الشان واقعہ کی یادگار ہے۔ جو حضرت مسیح موعود مغفور کے مرفوع ہونے کی صورت میں ظاہر ہوا اور سال گذشتہ میں بھی الحکم کا ایک خاص نمبر اسی غرض سے شائع کیا گیا تھا۔ اور اس سال بھی میں نے مناسب سمجھا کہ احباب کو اس واقعہ کی یاد سے ان جذبات اور امنگوں کے پیدا کرنے کا موقعہ دوں جو انکا امام اپنی قوم میں پیدا کرنا چاہتا تھا۔ حضرت مسیح موعود مغفور کا کام ایسی شان اور قوت حیات اپنے اندر رکھتا ہے۔ کہ زمانہ کا انقلاب اس پر قطعاً اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ لیکن پھر بھی انسانی فطرت اس امر کی محتاج ہے۔ کہ وہ یاد رفتگان سے ایک ایک وقت اپنے قلب میں بہت سے نیک جذبات کا نشو ونما پانیکے لیے تحریک چاہتی ہے۔ اسی اصول پر دنیا کی ہر قوم اور ہر ملک میں ان لوگوں کی یادگاریں قایم کیگئی ہیں جنہوں نے اپنی زندگی میں کوئی خاص کام کیا ہے۔ خدا تعالیٰ کے ماموروں کی بہترین یادگار انکی قوم ہوتی ہے۔ مگر ان کی قوم میں زندگی کی روح پیدا کرنیکے لیئے ان واقعات کا دوہرانا یا خاص موقعہ پر ان کے خاص ملفوظات کی اشاعت ایک خاص اثر پیدا کر دیا کرتی ہے۔ اسی نیت سے مئی سنہ ۱۹۱۰ء کی الحکم کی آخری اشاعت کو اپنے مغفور امام اور پیشوا کے نام نامی سے مزین کرتا ہوں۔ اور باوجودیکہ بعض وقتی مضامین جلد اشاعت کے قابل ہیں۔ مگر میں ان سب پر اپنے امام کے ملفوظات کو ترجیح دینا پسند کرتا ہوں نہیں بلکہ ازبس ضروری سمجھتا ہوں اور یہی الحکم کے اجرا کا مقصد تھا۔ اس قدر ذکر کر دینا اور ضروری ہے کہ اس یادگار نمبر میں ایسے مضامین کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے جو کسی نہ کسی پہلو سے حضرت خلیفۃ المسیح سے بھی تعلق رکھتے ہوں۔ ارادہ کیا گیا ہے۔ کہ جبتک الحکم جاری ہے اور خدا کی توفیق ... لوگوں کے شامل حال رہے۔ جو الحکم کے ہر یہ ہوں تو یہ نمبر اسی طرح پر ذکرِ حبیب سے مخصوص شائع ہوتا رہے۔

وباللہ التوفیق

الحکم کی منفرد اشاعت کا سلسلہ

الحکم کی اشاعت میں جو تعویق پلیگ کی وجہ سے ہوئی ہے۔ اس کے باعث اس سلسلہ کی رپورٹ باقاعدہ درج نہیں ہوتی رہی۔ انشاء اللہ تعالیٰ اگلی اشاعت میں یہ رپورٹ درج ہوگی اور ساتھ ہی احمدی اور ان کا مذہب اور حیات نور کے اوراق بھی شائع ہونگے۔ وباللہ التوفیق

(ایڈیٹر)

(مطبع انوار احمدیہ میں باہتمام شیخ یعقوب علی صاحب مالک و ایڈیٹر کے چھپا اور شائع ہوا)

عمدہ یونانی اور ویدک ادویات

ہندوستانی دواخانہ کی کافی شہرت ہو چکی ہے۔ اور اس نے تھوڑے عرصے میں معتدبہ اعتبار اور وقار حاصل کر لیا ہے۔ نہ صرف عوام بلکہ خواص یہانتک کہ طبیب اسی دواخانہ کی ادویات کو پسند کرتے ہیں

اس دواخانہ کی عظیم کامیابی کا راز محض اخلاص اور صداقت ہے

جو ادویات اس دواخانہ میں بنتی ہیں وہ ہماری طب کی بہترین ادویات ہیں صدہا سال سے انکی خوبیوں کے اظہار کا سلسلہ جاری ہے آج بھی وہ ہر ایک آزمائش پر وہ اپنا اصلی اثر دکھاتی ہیں کیونکہ

ہندوستانی دواخانہ میں جو ادویات بنائی جاتی ہیں اصلی اور پورے اجزا سے

دواسازی کا اس میں پورا اہتمام ہے۔ اصلی اجزا خواہ قیمتی ہوں خواہ سستے پورے ڈالنے پر بیش قیمتیں واجبی لیجاتی ہیں۔ کیونکہ

یہ دواخانہ شخصی اغراض سے علیحدہ ہے اور اس کی آمدنی طبیہ وشفاخانہ دہلی کو دیجاتی ہے

اس دواخانہ میں تمام امراض کی ایک سے ایک اعلیٰ اور مفید دوائیں بنتی ہیں جن کی تعداد پانچسو تک پہنچ گئی ہے۔

اس دواخانہ کے جناب حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب رئیس اعظم دہلی سرپرست ہیں

اور انہوں نے اپنی اور اپنے زندہ جاوید بزرگوں کی بعض خاص خاص مجرب دوائیں لوجہ اللہ اس دواخانہ کو دی ہیں ؛

نوٹ :۔ جن بے انتہا مفید تر ادویات کے سبب اس دواخانہ کو شہرت خاص حاصل ہوئی ہے۔ وہ صرف اسی دواخانہ سے ملسکتی ہیں کسی جگہ اس دواخانہ کی کوئی شاخ نہیں ہے

فہرست ادویات مفت ؛

خط کا پتہ ! بالکل یہی الفاظ لکھیئے۔ **مینیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی** تار کا پتہ۔ **میڈی سنز**

پانچ روپے (۵؎) سے دو لاکھ روپے کس طرح ہو گئے ؟

یہ کس کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا۔ آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید ایجاد سے دس ہزار نہیں پچاس ہزار بلکہ پورے دو لاکھ روپیہ کی جائداد کا بلا شرکت غیرے مالک و مختار ہوں۔ میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے۔ چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ روپیہ کے سرمایہ سے تجارت شروع کی تھی اور آجتک دس لاکھ روپیہ کا فروخت ہو چکا ہے جس شخص نے ایکدفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہے وہ تمام عمر کیواسطے روح حیات کا مجسم اشتہار بنگیا ہے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور میری تین یوم کی آمدنی ۳۰۰ روپیہ کی تصدیق کرتے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کوئی دوائی شرطیہ مفید نہو اسکی اسقدر کثرت سے بکری ناممکن ہے۔ بقول حضرت داغ دہلوی کے کہ وہ شخص بڑا ہی بدنصیب ہے جو آجتک روح حیات کے مجربہ فوائد اور شرطیہ نتائج سے محروم رہا ہے۔ سنیئے روح حیات کیا چیز ہے۔ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے۔ کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ اس کے پینے والیکو آسان ہے کیا آپنے نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر بی این صاحب بہادر انڈین میڈیکل سروس حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم خلداللہ ملکہٗ اور گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ داروں وغیرہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے۔ روح حیات رگ و ریشہ میں تحریک دیکر ہڈیوں کے گودے خالص مس کو جیسا کہ خون صالح بکثرت پیدا کرکے اعصاب کی سستی کو اپنی بجلی کی لاثانی چمک و چونید کرکے ہر ایک انسان کو ایسا صحیح و تندرست بنا دیتا ہے۔ کہ ہر حوادث زمانہ اگر تلوار بھی ماری تو بھی پٹ کر بے آب ہو جاویں ہندوستان انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین اور مانے ہوئے ڈاکٹروں میڈیکل کالج کے لیکچراروں معزز عہدہ داران سلطنت کے سرٹیفکٹوں اور باوجود اتنا زمانہ مدت کے استعمال ہونے پر بھی دن بدن ترقی کرتی ہوئی مانگ اور ۱۹۱۳ء پونے روح حیات کی تین ڈبی بکری سے کون ہے جو یہ نتیجہ نہ نکالے کہ روح حیات اسوقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لیئے لاثانی دوا نہیں ہے۔ بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بوجہ بے اعتدالیوں یا خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کرکے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں انکے لیئے روح حیات تریاق کا تیر بہدف دوا ہے یہ نہ صرف دوا ہی ہے بلکہ اعصاب کی طاقت افزا غذا ہے۔ یہ وہ مقوی روح ہے۔ جو دو یوم میں ہی قوت رجولیت کو بڑھانا شروع کر دیتا ہے جسم میں رونق و آبداری حاصل ہوتی ہے۔ قوت باہ حالت طبعی پر آجاتی ہے۔ دیگر امراضات جو کثرت نو احتلامات اور طفولیت کی نازیبا حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں۔ انکے دفعیہ کے لیئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ نامردی ضعف باہ ضعف مثانہ جریان سرعت رقت ضعف اعصاب ضعف معدہ ضعف دماغ ضعف جگر ذیابیطس لوراحتلام قلب کیواسطے بمنزلہ تریاق ہے جسمانی کمزوری لاغری بیرونقی اور زردی چہرہ کے لیئے اگر اسے تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دیجائے تو بجا ہے۔ حق سے اوتے ہی اسکا اثر خاص ان اعصاب پر پڑتا ہے۔ جن پر قوت باہ کا مدار ہے۔ بزدل کو جوانمرد جوان کو ممتاز اور بوڑھے کو صاحب کلا بنانا اسی روح کا کام ہے۔ اسکے استعمال سے علی العموم اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے باوجود ان اوصاف کے روح کی قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (۲؎) روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب الاثر دوائی جو حرف بحرف اسے مردہ اعصاب کو زندہ کر دیتی ہے۔ ہمارا روغن دافعہ سستی ہے۔ یہ روغن رگوں پٹھوں کی سستی لاغری وغیرہ دور کر کے معمولی طاقت بحال کرتا ہے۔ بالکل نگہ گزرے مریضان نامرد کو پورا پورا مرد بناتا ہے قیمت فی شیشی روغن دافعہ سستی چار روپیہ چار آنہ (۴؎) یہ ہر دو دوائیں **حکیم محمد شریف** آئی ڈاکٹر کیمیا گر بیرون شفاخانہ عالم لاہور سے طلب کریں ؛